مختصر خلاصۂ مضامینِ قرآن

پارہ ۱۴ تا ۱۶

انجمن خدام القرآن سندھ کراچی رجسٹرڈ

ای میل: info@quranacademy.com

ویب سائٹ: www.quranacademy.com

مختصر خلاصۂ مضامینِ قرآن

چودھواں پارہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴿﴾ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿﴾

رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ کَانُوْا مُسْلِمِیْنَ ﴿﴾

چودھویں پارے میں دو سورتیں ہیں۔ سورۃ الحجر جس کے ٦ رکوع ہیں اور سورۃ النحل جو ١٦ رکوعوں پر مشتمل ہے۔

سورۃ الحجر

ایمانیات کا مؤثر بیان

رکوع ١ ...... آیات ١ تا ١٥

اللہ قرآن کو ہمیشہ محفوظ رکھے گا

پہلے رکوع میں نبی اکرم ﷺ کی حقانیت وصداقت کی گواہی دیتے ہوئے آگاہ کیا گیا کہ اُن پر جو قرآن نازل ہو رہا ہے وہ اللہ کا کلام ہے اور اللہ اپنے اِس کلام کو خود ہی محفوظ رکھے گا:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ

''بے شک ہم نے ہی الذکر (قرآن) نازل کیا ہے اور ہم ہی اِس کے محافظ ہیں''۔

کوئی قیامت تک اِس قرآن میں نہ تحریف کرسکتا ہے اور نہ ہی اِس کے کسی حصہ کو چھپا سکتا ہے۔ غیر مسلم بھی تسلیم کرتے ہیں کہ قرآن پاک کا متن وہی ہے جو نبی اکرم ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو سکھایا تھا۔

رکوع ٢...... آیات ١٦ تا ٢٥

نعمتوں کے بارے میں سوال ہوگا

دوسرے رکوع میں اللہ تعالیٰ کی کئی نعمتوں کا ذکر ہے۔ اللہ نے آسمان پر ستارے بنائے جو آسمان

کی زینت ہیں اور وہ حفاظتی چوکیاں ہیں جہاں سے فرشتے اُن سرکش شیاطین کو مار بھگاتے ہیں جو اوپر جا کر کچھ غیب کی خبریں اچک لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ زمین سے اللہ نے تمام مخلوقات کے لیے رزق پیدا فرمایا۔ اللہ کے پاس اِس رزق کے خزانے ہیں لیکن وہ اِسے ضرورت کے مطابق ہی پیدا کرتا ہے۔ پانی جیسی نعمت کا اللہ نے ایک گردشی نظام بنایا جس سے ہم سارا سال تازہ پانی حاصل کرتے ہیں ورنہ ہم خود اپنی ضرورت کے لئے سال بھر کا پانی جمع نہیں کر سکتے تھے۔ البتہ یہ ساری نعمتیں وقتی اور فانی ہیں۔ روزِ قیامت اللہ ہم سے سوال کرے گا کہ تم نے نعمتوں پر شکر کیا یا نہیں؟ نعمتیں استعمال کر کے ہماری اطاعت کی یا نافرمانی؟

رکوع ۳ ...... آیات ۲۶ تا ۴۴

عظمتِ انسانی کا سبب روحِ ربانی

تیسرے رکوع میں قصہ ٔ آدم وابلیس بیان کیا گیا ہے۔ یہ قصہ سورۂ بقرۃ اور سورۂ اعراف میں بھی بیان ہو چکا ہے۔ اِس رکوع میں یہ امتیازی نکتہ بیان ہوا کہ انسان کی اصل عظمت روحِ ربانی کی وجہ سے ہے۔ اللہ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ جب میں آدمؑ کو بنا سنوار لوں اور اُن میں اپنی روح ڈال دوں تو تم سب اُن کے سامنے سجدے میں گر جانا۔ گویا انسان محض ایک حیوان نہیں بلکہ اُس کے خاکی وجود میں اللہ نے اپنی روح ڈال کر اُسے اشرف المخلوقات بنا دیا ہے۔

ہے ذوقِ تجلی بھی اِسی خاک میں پنہاں
غافل! تو نرا صاحبِ ادراک نہیں ہے

ڈارون کا یہ نظریہ باطل ہے کہ انسان حیوان ہی کی ایک ترقی یافتہ (Refined) شکل ہے۔

رکوع ۴ ...... آیات ۴۵ تا ۶۰

اللہ غفار بھی ہے قہار بھی ہے

چوتھے رکوع میں بشارت دی گئی کہ اللہ جب اپنے بندوں کو جنت میں داخل کرے گا تو اگر اُن کے درمیان دنیا میں کوئی رنجش تھی تو اُسے ختم کر دے گا۔ وہ جنت میں محبت کرنے والے بھائیوں کی طرح ساتھ رہیں گے۔ اِس رکوع میں اللہ تعالیٰ کی دو شانیں بھی بیان کی گئیں:

نَبِّیءُ عِبَادِیٓ اَنِّیٓ اَنَا الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ ﴿﴾ وَ اَنَّ عَذَابِیۡ هُوَ الۡعَذَابُ الۡاَلِیۡمُ ﴿﴾

''(اے نبی!) میرے بندوں کو بتا ئیے کہ میں بہت بخشنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہوں لیکن میرا عذاب بھی بڑا دردناک عذاب ہے''۔

ہمیں اپنے طرزِ عمل سے خود کو اللہ کی کسی ایک شان کا مستحق بنانا ہے۔ اللہ کی اطاعت اُس کی رحمت میں داخل کردے گی اور اُس کی نافرمانی دردناک عذاب سے دوچار کردے گی۔ اللہ ہمیں اپنی اطاعت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

رکوع ۵ ...... آیات ۶۱ تا ۷۹

ہم جنس پرستوں کا برا انجام

پانچویں رکوع میں قومِ لوطؑ پر بدترین عذاب کا ذکر ہے۔ وہ قوم ہم جنس پرستی کے گناہ میں مبتلا تھی۔ حضرت لوطؑ نے اُسے بہت سمجھایا لیکن قوم نہیں سمجھی۔ اللہ نے نزولِ عذاب کے لیے فرشتوں کو خوبصورت لڑکوں کی صورت میں بھیجا۔ قوم نے اُنہیں بری نیت سے چھونے کی کوشش کی۔ فرشتوں نے حضرت لوطؑ اور اُن کے گھر والوں کو بستی سے نکلنے کے لیے کہا۔ وہ نکل گئے سوائے لوطؑ کی بیوی کے، وہ قوم کے ساتھ پیچھے رہ گئی۔ پھر فرشتوں نے اُس قوم کی بستیوں کو الٹ دیا اور پتھروں کی بارش نازل کر کے اُسے تباہ کردیا۔ اِسی رکوع میں اُن جنگل والوں پر بھی عذاب کے نزول کا ذکر ہے جن کی طرف حضرت شعیبؑ کو رسول بنا کر بھیجا گیا تھا۔

رکوع ۶ ...... آیات ۸۰ تا ۹۹

اللہ کا اپنے حبیب ﷺ سے خصوصی خطاب

آخری رکوع میں اللہ نے اپنے حبیب ﷺ کی دلجوئی کرتے ہوئے فرمایا کہ مشرکین کی سازشوں اور شرارتوں پر آپ ﷺ غمگین نہ ہوں۔ اللہ نے تو آپ ﷺ کو سورۂ فاتحہ کی صورت میں سات ایسی آیات عطا کی ہیں جو بار بار پڑھنے کے لائق ہیں۔ اِن کی تلاوت سے سکونِ قلبی حاصل کیجیے۔ اپنے ساتھیوں پر شفقت و نرمی سے توجہ دیجیے۔ اپنی تبلیغ کا کام انفرادی سطح سے آگے بڑھا کر علی الاعلان کیجیے۔ مشرکین کی پرواہ نہ کیجیے، اُن سے ہم خود نمٹ لیں گے۔ اپنے رب کی بندگی زندگی کی آخری سانس تک کرتے رہیے۔

سورۃ النحل

اللہ کی نعمتوں اور قدرتوں کا بیان

رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۹

اللہ کی شکر گزاری ہی سیدھا راستہ ہے

پہلے رکوع میں آگاہ کیا گیا کہ اللہ نے وسیع وعریض کائنات انسان کے استفادہ کے لیے بنائی۔ انسان کو بھی اُسی نے بنایا اور اُس کی ہدایت و تسکین کے لیے قرآنِ کریم جیسی عظیم نعمت نازل فرمائی۔ جانوروں کے ذریعہ انسان کو طرح طرح کے فائدے پہنچائے۔ بلاشبہ اللہ کی شکر گزاری کا راستہ ہی سیدھا راستہ ہے۔ اللہ ہمیں اِسی راستے کی ہدایت عطا فرمائے۔ آمین!

رکوع ۲ ...... آیات ۱۰ تا ۲۱

اللہ کی نعمتوں کا شمار ناممکن ہے

دوسرے رکوع میں اللہ کی کئی نعمتوں کا ذکر ہے۔ اُس نے آسمان سے بارش نازل کی اور اُس سے طرح طرح کی نباتات اُگائیں۔ رات، دن، سورج اور چاند انسان کی خدمت کے لیے بنائے۔ رنگا رنگ مخلوقات سے کائنات کو حسن بخشا اور انسان کے ذوقِ بصارت کی تسکین کی۔ وسیع، عریض اور گہرے سمندر بنائے جن میں انسان کے لیے مچھلیوں کی صورت میں صحت افزا تازہ گوشت کی فراوانی ہے۔ سمندروں میں وہ کشتیاں چلتی ہیں جو انسان کے لئے بڑے پیمانے پر تجارتی سرگرمیاں انجام دیتی ہیں۔ پہاڑوں کے ذریعہ زمین کو توازن بخشا۔ آسمان پر ستارے بنائے جن کے ذریعہ انسان دورانِ سفر سمتوں کا تعین کرتا ہے۔ راستوں میں قدرتی علامات پیدا کیں تا کہ منزلوں پر پہنچنا آسان ہو جائے۔ **وَاِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَةَ اللّٰهِ لَا تُحۡصُوۡهَا** ...... اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو ایسا نہ کر سکو گے۔ انسانوں کی کیسی ناشکری ہے کہ وہ ایسی ہستیوں کو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں جو مر چکی ہیں اور یہ بھی نہیں جانتیں کہ اُنہیں دوبارہ کب زندہ کیا جائے گا۔ اللہ ہمیں شرک سے بچنے اور اپنا شکر گزار بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

رکوع ۳ ...... آیات ۲۲ تا ۲۵

توہینِ قرآن کا برا انجام ہوگا

تیسرے رکوع میں بیان کیا گیا کہ جب مشرکین سے پوچھا جاتا ہے کہ بتاؤ اللہ نے کیا نازل کیا ہے؟ وہ بد بخت جواب دیتے ہیں کہ پچھلے زمانہ کے قصے اور کہانیاں۔ بدنصیب خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کی گمراہی کا وبال بھی اپنے سر لے رہے ہیں۔ وہ برے انجام سے دوچار ہوں گے۔

رکوع ۴ ...... آیات ۲۶ تا ۳۴

قرآنِ کریم ہی سب سے بڑی خیر ہے

چوتھے رکوع میں آگاہ کیا گیا کہ کافروں کو موت کے وقت جہنم میں جلنے کی وعید سنائی جاتی ہے اور متقیوں کو جنت میں داخلہ کی خوشخبری دی جاتی ہے۔ یہ وہ متقی ہیں کہ جب اِن سے پوچھا جاتا تھا کہ اللہ نے کیا نازل کیا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے خیر نازل کی ہے۔ اِن متقیوں کے لیے دنیا میں سکون اور راحتیں ہیں اور اُن کے لیے آخرت میں بھی شاندار اجر ہے۔

رکوع ۵ ...... آیات ۳۵ تا ۴۰

اللہ کی عبادت اور طاغوت سے بغاوت کا حکم

پانچویں رکوع میں ہر رسول کی یہ دعوت بیان کی گئی کہ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ...... اللہ کی بندگی کرو اور طاغوت سے بغاوت کرو۔ طاغوت سے مراد ہر وہ شخص یا ادارہ ہے جو شریعت کے بجائے اپنا قانون نافذ کرے۔ اللہ کے اِن باغیوں کی اطاعت سے انکار کرنا اور اُن کے خلاف جہاد کرنا اللہ سے وفاداری کا لازمی تقاضا ہے۔ اللہ ہمیں یہ تقاضا پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

رکوع ۶ ...... آیات ۴۱ تا ۵۰

حدیثِ رسول ﷺ کی اہمیت

چھٹے رکوع میں حدیثِ رسول ﷺ کی اہمیت کا بیان ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی ذمہ داری بتائی گئی کہ وہ نہ صرف لوگوں تک قرآن پہنچائیں بلکہ اِس کے مضامین کی وضاحت بھی کریں اور اُس

کے احکامات پر عمل کی مثال پیش کریں۔ہم قرآنِ حکیم کو سمجھنے کے لیے ارشاداتِ نبوی ﷺ اور سنتِ رسول ﷺ کے محتاج ہیں۔اللہ ہمیں انکارِ حدیث کے فتنہ سے محفوظ فرمائے۔آمین!

رکوع ۷ ...... آیات ۵۱ تا ۶۰

اللہ کی مسلسل اطاعت کا حکم

ساتویں رکوع میں منع کیا گیا کہ دو معبود نہ بناؤ۔ایسا نہ ہو کہ زبان سے اللہ کے معبود ہونے کا اعلان کرو لیکن عملی طور پر نفس، دولت، رسم رواج یا وطن کے پجاری بن جاؤ۔اللہ ہی کو معبود بناؤ اور یاد رکھو کہ **وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا** ......اُس کی اطاعت مسلسل یعنی ہر وقت اور ہر معاملہ میں کرنی ہے۔ہر نعمت اُسی کی عطا کردہ ہے اور ہر تکلیف کو وہی دور کرتا ہے۔اُس کی نافرمانی کرنا احسان فراموشی اور اُس کی اطاعت کرنا ہی احسان مندی ہے۔

رکوع ۸ ...... آیات ۶۱ تا ۶۵

اختلافات کا حل قرآن وحدیث میں تلاش کرو

آٹھویں رکوع میں نبی اکرم ﷺ کو آگاہ کیا گیا کہ:

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ

''ہم نے آپ ﷺ پر کتاب نازل نہیں کی مگر اِس لیے کہ آپ ﷺ وضاحت کر دیں اُن معاملات کی جن میں لوگ اختلاف کر رہے ہیں''۔

ہمیں اختلافات کے حل کے لیے قرآنِ حکیم اور احادیثِ نبوی ﷺ سے رہنمائی لینی چاہیئے۔ مسائل کا سبب اور حل جاننے کے بنیادی مآخذ یہی دونوں ہیں۔اِن کے بعد اجماعِ امت اور مستند علماء کے اجتہاد کا درجہ ہے۔اِن سب کے علاوہ کسی اور ذریعہ سے ہدایت کا حصول ناممکن ہے۔

رکوع ۹ ...... آیات ۶۶ تا ۷۰

مشروبات کی صورت میں اللہ کی چار نعمتیں

نویں رکوع میں اللہ کی اُن نعمتوں کا ذکر ہے جو مشروبات کی صورت میں عطا کی گئیں۔ یہ مشروبات ہیں پانی، دودھ، پھلوں کا رس اور شہد۔شہد کا ذکر خاص اہتمام سے کیا گیا اور اِسے

لوگوں کے لیے بیماریوں سے شفاء کے حصول کا ذریعہ قرار دیا گیا۔

رکوع ۱۰ ...... آیات ۷۱ تا ۷۶

دو عام فہم مثالوں کا بیان

دسویں رکوع میں دو عام فہم مثالوں کا بیان ہے۔پہلی مثال کے ذریعے عبد اور معبود کے فرق کو واضح کیا گیا۔ایک شخص ہے جس کے پاس بہت مال و دولت ہے، جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے۔ دوسرے شخص کے پاس کچھ بھی نہیں۔کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ اِسی طرح سے معبودِ حقیقی اللہ ہے جو بیش بہا خزانوں کا مالک ہے، جو چاہے سو کر سکتا ہے۔بندے لاچار، بے بس اور مجبور ہیں۔ دوسری مثال میں نافرمان اور فرمانبردار بندوں کا فرق بیان کیا گیا۔ایک ایسا غلام ہے جو نکما ہے۔ کوئی کام ڈھنگ سے نہیں کرتا۔مالک پر ایک بوجھ ہے۔دوسرا شخص وہ ہے جو نہ صرف خود نیک اور باصلاحیت ہے بلکہ دوسروں کو بھی خیر کی تلقین کرتا ہے۔کیا دونوں ایک جیسے ہو سکتے ہیں؟ اِسی طرح اللہ کی نافرمانی کرنے والے اور فرمانبرداری کرنے والے بھی برابر نہیں ہیں۔

رکوع ۱۱ ...... آیات ۷۷ تا ۸۳

اللہ کی نعمتیں ہی نعمتیں

گیارہویں رکوع میں اللہ کی کئی نعمتوں کا ذکر ہے۔اللہ نے ہمیں حصولِ علم کے لیے سماعت، بصارت اور عقل دی۔سکون کے لیے گھر جیسی نعمت عطا کی۔جانوروں کی کھالوں سے خیمے، قالین اور دیگر فوائد حاصل کرنے کی صلاحیت دی۔ٹھنڈی چھاؤں جیسی نعمت سے نوازا۔ پہاڑوں میں غار بنائے جن میں ہم پناہ لیتے ہیں۔ایسے لباس بنانے کی مہارت سکھائی جو ہمیں موسم کی شدت اور جنگ کے دوران دشمن کے وار سے بچاتے ہیں۔بلاشبہ اللہ نے ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی کر دی ہے۔سب سے بڑی نعمت ہدایت کی ہے جو رسولوں کے ذریعہ عطا کی گئی۔اگر ہم اِس ہدایت سے فائدہ نہیں اٹھاتے تو رسولوں کے ذمہ صرف حق پہچانا ہے منوانا نہیں۔اللہ ہمیں ہدایت کی راہ پر چلنے اور اپنا شکرگزار بندہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین!

رکوع ۱۲ ...... آیات ۸۴ تا ۸۹

نبی اکرم ﷺ کی امت کے خلاف گواہی

بارہویں رکوع میں یہ نازک مضمون بیان ہوا کہ روزِ قیامت نبی اکرم ﷺ کو امت کے خلاف گواہ کے طور پر لایا جائے گا۔ آپ ﷺ اللہ کے سامنے گواہی دیں گے کہ میں نے امتیوں تک دین پہنچا دیا تھا۔ اُنہوں نے عمل کیا یا نہیں کیا، اب وہ خود اِس کے ذمہ دار ہیں۔ شرک کرنے والے اللہ سے کہیں گے اے اللہ! یہ ہیں وہ بزرگانِ دین جن کو ہم نے آپ کے ساتھ شریک کیا تھا۔ بزرگانِ دین شرک کرنے والوں سے اعلانِ بیزاری کریں گے۔ اب شرک کرنے والوں کو ایسا عذاب دیا جائے گا جو مسلسل ہوگا اور اُس میں کوئی کمی نہ کی جائے گی۔

رکوع ۱۳ ...... آیات ۹۰ تا ۱۰۰

اللہ کی طرف سے اہم ہدایات

تیرہویں رکوع میں چند اہم ہدایات کا بیان ہے۔ اللہ نے ہمیں عدل، احسان اور قرابت داروں سے حسنِ سلوک کا حکم دیا۔ بے حیائی، برائی اور زیادتی سے منع فرمایا۔ معاہدات کی پابندی کی تلقین کی۔ کسی گروہ سے معاہدہ کے بعد اُس کے معاملات میں دخل اندازی سے روکا۔ ایسے لوگوں کو پرسکون روحانی زندگی کی بشارت دی جو پورے اخلاص سے نیکیاں کرتے ہیں۔ مزید فرمایا کہ جب بھی تم قرآن پڑھو گے تو شیطان تمہیں قرآن سے ہدایت لینے سے محروم کرنے کی کوشش کرے گا۔ لہٰذا قرآن پڑھتے ہوئے مردود شیطان کے حملوں سے اللہ کی پناہ طلب کیا کرو۔

رکوع ۱۴ ...... آیات ۱۰۱ تا ۱۱۰

مرتد کے لیے شدید عذاب کی وعید

چودھویں رکوع میں خبردار کیا گیا کہ جو لوگ ایمان لانے کے بعد مرتد ہو جائیں گے اللہ اُنہیں شدید عذاب دے گا۔ اُنہوں نے وقتی مفاد کی خاطر دنیا کو آخرت پر ترجیح دے دی اور دائمی خسارے کا سودا کر لیا۔ البتہ اگر کوئی جان کے خوف سے ظاہری طور پر کلمۂ کفر کہہ دے تو اللہ معاف فرما دے گا۔ اللہ ہمیں ایمان پر استقامت عطا فرمائے۔ آمین!

رکوع ۱۵ ...... آیات ۱۱۱ تا ۱۱۹

ناشکری کی سزا

پندرہویں رکوع میں آگاہ کیا گیا کہ جو قوم اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرتی ہے تو اللہ اُس پر بھوک اور خوف کا عذاب مسلط کر دیتا ہے۔ ایک طبقہ فقر و فاقہ کی وجہ سے خود کشی کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے اور دوسرے طبقہ کی ہوس کی بھوک مٹتی ہی نہیں۔ وہ لوٹ کھسوٹ کے سابقہ ریکارڈ توڑ دیتا ہے۔ اندرونی طور پر بدامنی اور لاقانونیت سے مال و جان کو خطرات لاحق ہو جاتے ہیں اور بیرونی طور پر دشمنوں کی سازشوں اور جارحیت کا خوف بھی مسلط ہو جاتا ہے۔ آج اہلِ پاکستان اپنی ناشکری اور دین سے بے وفائی کی پاداش میں بھوک اور خوف کے مذکورہ بالا عذاب سے دوچار ہیں۔ اللہ ہمیں انفرادی و اجتماعی سطح پر سچی توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

رکوع ۱۶ ...... آیات ۱۲۰ تا ۱۲۸

اپنے رب کے راستہ کی طرف دعوت دو

آخری رکوع میں حضرت ابراہیمؑ کی تحسین کی گئی کہ وہ اللہ کے فرمانبردار اور شکر گزار بندے تھے۔ تلقین کی گئی کہ حضرت ابراہیمؑ کی روش کی پیروی کرو۔ اُنہوں نے ہر محبت کو اللہ کی محبت کے سامنے قربان کر کے توحیدِ خالص کی عملی مثال قائم کر دی۔ اِس رکوع میں یہ ہدایت بھی دی گئی کہ **اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ** ...... اپنے رب کے راستہ کی طرف دعوت دو، دلائل کے ساتھ (معاشرے کے ذہین افراد کو)، درد بھرے وعظ کے ساتھ (عوام الناس کو) اور بحث کرو (فتنے اٹھانے والوں کے ساتھ) بڑی شائستگی سے۔ اللہ ہمیں قرآن کے ذریعے دعوتِ دین کی ذمہ داری ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ قرآن میں دلائل بھی ہیں، بڑا عمدہ وعظ بھی ہے اور تمام فتنوں کا رد بھی ہے۔ آخر میں نبی اکرم ﷺ کو مخالفین کی ایذا رسانیوں پر صبر کرنے کی تلقین کی گئی۔ بشارت دی گئی کہ اللہ کی رحمت اور نصرت متقی اور نیک لوگوں کے ساتھ ہے۔

پندرھواں پارہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۞ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۞

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلاً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ط اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ۞

پندرھویں پارے میں سورۂ بنی اسرائیل مکمل شامل ہے جس کے ۱۲ رکوع ہیں۔ اِس کے بعد سورۂ کہف کے ۱۲ میں سے ۹ رکوع بھی اِس پارے میں شامل ہیں۔

سورۂ بنی اسرائیل

حکمتِ دین کا خزانہ

رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۱۰

عروج حاصل ہوگا قرآن کی پیروی سے

پہلے رکوع کا آغاز واقعۂ معراج کے ذکر سے ہوتا ہے۔ اللہ کی قدرت کی یہ شان بیان کی گئی کہ وہ ایک ہی رات میں اپنے بندے ﷺ کو مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک لے گیا۔ اسلوبِ بیان ظاہر کر رہا ہے کہ یہ سفر روحانی نہیں جسمانی تھا اور ایک معجزہ تھا۔ اِس سفر کے ذریعہ بنی اسرائیل کو مسجدِ اقصیٰ کی تولیت سے محروم کر کے یہ اعزاز امتِ محمد ﷺ کو دے دیا گیا۔ اِس رکوع میں بنی اسرائیل پر دو عذابوں کا ذکر بھی ہے۔ حضرت سلیمانؑ کے بعد جب اُنہوں نے سرکشی کی تو اللہ نے بخت نصر کے ذریعے اُنہیں شدید تباہی سے دوچار کیا۔ پھر حضرت عُزیرؑ کی اصلاحی کوششوں سے وہ دوبارہ عروج پر پہنچے۔ لیکن ایک بار پھر جب اُنہوں نے سرکشی کی انتہا کر دی تو اللہ نے اُنہیں رومیوں کے ذریعے برباد کیا۔ اب اُنہیں آگاہ کیا جا رہا ہے کہ اگر پھر سے عروج حاصل کرنا ہے تو قرآن کی پیروی کرو کیونکہ **اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ یَھْدِیْ لِلَّتِیْ ھِیَ اَقْوَمُ** ...... بے شک یہ قرآن ہی ہے جو بالکل سیدھی راہ کی طرف ہدایت دیتا ہے۔ ہم پر بھی دو زوال اب تک آ چکے ہیں۔ پہلا زوال تاتاریوں کے ہاتھوں اور دوسرا یورپی اقوام کے ہاتھوں آیا تھا۔ ہمیں بھی قرآن کی پیروی ہی سے ایک بار پھر عروج ملے گا۔

رکوع ۲ ...... آیات ۱۱ تا ۲۲

دنیا پرستوں کا ٹھکانہ جہنم ہے

دوسرے رکوع میں دنیا پرستی کی مذمت کا بیان ہے۔ ارشاد ہوا کہ دنیا کے طلب گاروں کو اللہ دنیا میں جتنا چاہتا ہے دے دیتا ہے لیکن آخرت میں ان کا ٹھکانہ جہنم کی آگ ہے۔ البتہ جو لوگ آخرت کے طلب گار ہوں اور اُس کے لیے اخلاص کے ساتھ کوششیں بھی کر رہے ہوں تو اللہ ایسی مبارک کوششوں کی بہترین قدر افزائی فرمائے گا۔

رکوع ۳ ...... آیات ۲۳ تا ۳۰

اسلام کی معاشرتی ہدایات

تیسرے رکوع میں اسلام کی معاشرتی ہدایات کا ذکر ہے۔ ہدایت دی گئی کہ اللہ ہی کی بندگی کرو، والدین سے حسنِ سلوک کرو، قرابت داروں اور محتاجوں کی مدد کرو، مال خرچ کرتے ہوئے میانہ روی اختیار کرو اور مال کو بے جا خرچ مت کرو۔ بے جا مال خرچ کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا تھا۔

رکوع ۴ ...... آیات ۳۱ تا ۴۰

اسلام کی معاشرتی ہدایات

چوتھے رکوع میں مزید معاشرتی ہدایات کا بیان ہے۔ حکم دیا گیا کہ اولاد کو غربت کے سبب سے قتل نہ کرو، اُن کے رازق تم نہیں بلکہ اللہ ہے۔ کوئی ایسا کام نہ کرو جو زنا کے قریب لے جائے۔ کسی بھی جان کو ناحق قتل نہ کرو۔ یتیم کے مال کی حفاظت کرو۔ وعدوں کو پورا کرو۔ ناپ اور تول میں کمی نہ کرو۔ کسی ایسی بات کو قبول نہ کرو جس کے لیے تمہارے پاس علمی دلیل نہ ہو۔ تکبر مت کرو۔ اللہ کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہراؤ۔ اللہ ہمیں اِن ہدایات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

رکوع ۵ ...... آیات ۴۱ تا ۵۲

کائنات کی ہر شے اللہ کی تسبیح کر رہی ہے

پانچویں رکوع میں آگاہ کیا گیا کہ ساتوں آسمان، زمین بلکہ کائنات کی ہر شے اللہ کی تسبیح کر رہی

ہے لیکن تم اُن سب کی تسبیح کو سمجھ نہیں سکتے۔ مشرکین اعتراض کرتے ہیں کہ انسانوں کو کیسے دوبارہ زندہ کیا جائے گا؟ جواب دیا گیا کہ جس اللہ نے پہلی بار بنایا تھا، وہی دوبارہ بھی زندہ کرے گا۔

رکوع ۶ ...... آیات ۵۳ تا ۶۰

ہمیشہ اچھی بات کہو

چھٹے رکوع میں تلقین کی گئی کہ ہمیشہ اچھی بات کہو۔ بدکلامی سے باہم پھوٹ پڑتی ہے اور شیطان کا ناپاک مقصد پورا ہوتا ہے۔ مزید فرمایا کہ جن لوگوں کو اللہ کے سوا پکارا جاتا ہے وہ انسانوں کی مدد کرنے پر قادر نہیں ہیں۔ کسی آفت کو نہ روک سکتے ہیں اور نہ ہی ٹال سکتے ہیں۔ صرف اللہ ہی سب کچھ کرسکتا ہے۔ اللہ فرمائشی معجزے اِس لیے نہیں دکھاتا کہ آج تک کوئی قوم معجزے دیکھ کر ایمان نہیں لائی۔ قومِ ثمود کے سامنے زندہ اونٹنی اُن کے مطالبہ کے مطابق پہاڑ سے برآمد کردی گئی لیکن وہ پھر بھی ایمان نہیں لائی۔ جو فرمائشی معجزہ دیکھ کر بھی ایمان نہ لائے، وہ عذاب ہی کا مستحق ہے۔

رکوع ۷ ...... آیات ۶۰ تا ۷۰

ابلیس کے وار

ساتویں رکوع میں قصۂ آدم و ابلیس بیان ہوا۔ آگاہ کیا گیا کہ ابلیس اپنی آواز کے ذریعہ انسان کو گمراہ کرے گا۔ موسیقی، گانے، نوحے، گمراہ کن تصورات کی تبلیغ، لسانی و نسلی تعصّبات کا پرچار اور فرقہ واریت کی پکار ابلیس ہی کی آوازیں ہیں۔ مزید فرمایا کہ ابلیس انسانوں کے مال اور اولاد میں شریک ہو جائے گا۔ حرام کمائی، مال کا بے جا اڑانا، اولاد کی اچھی تربیت نہ کرنا دراصل ابلیس کو مال و اولاد میں شریک کرنا ہے۔ اکثر انسان ابلیس کے راستے کی پیروی کرتے ہیں حالانکہ اُن کا اصل محسن اللہ ہے۔ وہی سمندری طوفان سے بچا کر انسان کو بحفاظت خشکی پر لاتا ہے لیکن خشکی پر آنے کے بعد انسان اُس کی نافرمانیاں کرتا ہے۔ کیا اللہ اُسے خشکی پر ہلاک نہیں کرسکتا؟ کیا دوبارہ سمندر میں لے جا کر غرق نہیں کرسکتا؟ اللہ نے تو انسان کو نعمتوں سے نوازا ہے اور اشرف المخلوقات بنایا ہے لیکن وہ ابلیس کی پیروی کر کے اپنے شرف کو خاک میں ملا دیتا ہے۔

رکوع ۸ ...... آیات ۷۱ تا ۷۷

حق میں کوئی ترمیم قبول نہیں کی جائے گی

آٹھویں رکوع میں آگاہ کیا گیا کہ مشرکینِ مکہ نبی ﷺ پر شدید دباؤ ڈال رہے ہیں کہ آپ ﷺ اُن کی خواہشات کے مطابق قرآن میں ترمیم کردیں۔ اللہ نے اپنے حبیب ﷺ کی حفاظت فرمائی اور وہ اس دباؤ کے مقابلہ میں ثابت قدم رہے۔ اب مشرکین کوشش کریں گے کہ آپ ﷺ کو مکہ سے نکال دیں۔ اگر اُنھوں نے ایسا کیا تو پھر خود بھی زیادہ عرصہ مکہ میں رہ نہ سکیں گے۔ اللہ کی بات پوری ہوئی اور ہجرت کے دوسرے ہی سال بدر میں مشرکین کے ۷۰ سردار جہنم واصل ہوئے۔

رکوع ۹ ...... آیات ۷۸ تا ۸۴

مکہ سے ہجرت فتحِ مکہ کی تمہید بن گئی

نویں رکوع میں نبی ﷺ کے توسط سے اُمّت کو پنج وقتہ نماز ادا کرنے کا حکم دیا گیا۔ خاص طور پر فجر کی نماز میں طویل قرآن پڑھنے کی تلقین کی گئی کیونکہ اِس وقت فرشتوں کی بھرپور حاضری ہوتی ہے۔ رات اور دن کے دوران ذمہ داریاں ادا کرنے والے تمام فرشتے اِس وقت موجود ہوتے ہیں اور بڑا روح پرور سماں ہوتا ہے۔ مشرکین نے نبی ﷺ کو ہجرت پر مجبور کردیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ حق آ گیا ہے اور باطل مٹ گیا ہے اور بے شک باطل ہے ہی مٹنے والا۔ یہ ہجرت ہی حق کے غلبہ کی تمہید بن جائے گی۔ قرآن سچے مومنوں کے حق میں شفا اور رحمت ثابت ہوگا اور ناقدری کرنے والوں کے لیے ابدی خسارے کا باعث ہوگا۔

رکوع ۱۰ ...... آیات ۸۵ تا ۹۳

نبی اکرم ﷺ کا اصل معجزہ قرآن ہے

دسویں رکوع میں اعلان کیا گیا کہ نبی اکرم ﷺ کا اصل معجزہ قرآن ہے۔ تمام انسان اور جنات باہم مل کر بھی قرآن جیسا کلام پیش نہیں کرسکتے۔ مشرکین اِس چیلنج کا جواب دینے کے بجائے نبی ﷺ سے فرمائشی معجزے دکھانے کا مطالبہ کررہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اگر آپ سچے نبی ہیں تو ہمارے لیے پانی کا چشمہ جاری کردیں یا مکہ کی پتھریلی زمین میں انگور اور کھجوروں کا

ایسا باغ اُگا دیں جس کے درمیان سے نہریں جاری ہوں یا ہمارے اوپر آسمان کو ٹکڑے کر کے گرا دیں یا اللہ اور فرشتے ہمارے بالکل سامنے لے آئیں یا اپنے لیے سونے کا محل تعمیر کر دیں یا ہمارے سامنے آسمان پر جائیں اور کتاب لے کر اتریں۔ جواب دیا گیا کہ نبی ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہوں۔ اُن کا معجزہ اللہ کا نازل کردہ قرآن ہے۔ اگر تم سمجھتے ہو کہ قرآن اللہ کا کلام نہیں ہے تو مقابلے میں اِس جیسا کلام پیش کر کے دکھاؤ۔ تم ایسا نہ ابھی تک کر سکے ہو اور نہ ہی کبھی بھی کر سکو گے۔

رکوع ۱۱ ...... آیات ۹۴ تا ۱۰۰

انسانوں کے لیے نمونہ انسان رسول ہی بن سکتا ہے

گیارہویں رکوع میں یہ ارشادِ باری تعالیٰ نقل ہوا کہ اگر زمین پر فرشتے بس رہے ہوتے تو ہم کسی فرشتے کو رسول بنا کر بھیجتے۔ زمین پر انسان بس رہے ہیں اور اُن کے لئے نمونہ انسان ہی ہو سکتا ہے۔ ایک ایسا رسول ہی لوگوں پر حجت پوری کر سکتا ہے جس میں تمام بشری کمزوریاں ہوں لیکن وہ پھر بھی اللہ کے احکامات پر عمل کی مثال قائم کر کے دکھا دے۔ کامل عملی نمونہ دیکھنے کے باجود جو بدنصیب حق کا انکار کریں گے تو اللہ اُنہیں روزِ قیامت اِس طرح زندہ کرے گا کہ وہ اندھے، بہرے اور گونگے ہوں گے۔ پھر اُنہیں دہکتی ہوئی آگ میں داخل کر دیا جائے گا۔

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ ...... اے اللہ ہمیں جہنم کی آگ سے محفوظ فرما۔ آمین!

رکوع ۱۲ ...... آیات ۱۰۱ تا ۱۱۱

عظیم اسرائیل یہود کا عظیم قبرستان بن جائے گا

بارہویں رکوع میں ذکر کیا گیا کہ اللہ نے حضرت موسیٰؑ کو ۹ نشانیوں کے ساتھ بھیجا۔ فرعون نے اِن نشانیوں کو جادو قرار دیا۔ اللہ نے فرعون کو اُس کے پورے لشکر سمیت غرق کر دیا۔ بنی اسرائیل سے کہا کہ تم زمین میں پھیل جاؤ لیکن قربِ قیامت تمہیں سمیٹ کر ایک جگہ جمع کر دیا جائے گا۔ آج یہودی سمٹ سمٹ کر اسرائیل میں جمع ہو رہے ہیں۔ وہ عظیم اسرائیل بنانا چاہتے ہیں لیکن یہی مقام اُن کا عظیم قبرستان بنے گا۔ حضرت عیسیٰؑ کی آمد کے بعد یہ اُسی طرح ہلاک ہوں گے جیسے

سابقہ نافرمان قومیں اپنے رسولوں کے سامنے ہلاک ہوئیں۔ یہ خبر اُس قرآن کی ہے جو حق لے کر آیا ہے اور دنیا سے باطل کو مٹانے کے لیے نازل ہوا ہے۔ آخر میں فرمایا کہ تم اللہ کو اللہ کہو یا رحمان، جتنے بھی اچھے نام ہیں وہ سارے کے سارے اُسی کے ہیں۔ اُس اللہ کی حمد کرتے رہو جس کی کوئی اولاد نہیں، جس کا کوئی شریک نہیں اور جو ہر کمی سے پاک ہے۔ اُس کی بڑائی کو ایسے نافذ کرو جیسا کہ نافذ کرنے کا حق ہے۔

سورۃ الکھف

دجالی فتنے یعنی دنیا پرستی کی مذمت

رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۱۲

دنیا کی حقیقت

پہلے رکوع میں بیان کیا گیا کہ زمین پر جو کچھ بھی بنایا گیا ہے اُس کے ذریعے دنیا کو سجایا گیا ہے اور بڑی زیب و زینت دی گئی ہے۔ اِس دنیا میں بڑی کشش ہے اور یہ انسانوں کو اپنی طرف مائل کر رہی ہے۔ اب یہ انسانوں کا امتحان ہے کہ وہ دنیا کی چکا چوند میں کھو کر اللہ سے غافل ہو جاتے ہیں یا دنیا کی وقتی اور کم تر لذتوں کے بجائے آخرت کی دائمی اور بہتر نعمتوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ دنیا کا انجام یہ ہے کہ یہ عنقریب فنا ہونے والی ہے۔

رکوع ۲ ...... آیات ۱۳ تا ۱۷

مشکل حالات میں صبر و استقامت کا امتحان

دوسرے رکوع میں اصحابِ کہف کا ذکر ہے۔ اللہ نے اُنہیں ایسے مشکل امتحان سے گزارا کہ اُن کے لیے ایمان کے ساتھ جینا ناممکن ہو گیا۔ اُنہوں نے صبر و استقامت کی اعلیٰ مثال قائم کر دی۔ بادشاہِ وقت نے اُنہیں دھمکی دی کہ اگر تم توحید کے عقیدے سے باز نہ آئے تو رجم کر دیے جاؤ گے۔ اُنہوں نے اللہ سے دردمندی سے دعا کی کہ اے اللہ! تو ہماری جان اور ایمان کی حفاظت فرما۔ اللہ نے اُن کی سن لی۔ اُنہیں ظالموں کے شر سے محفوظ کر دیا اور ایک غار میں تین سو برس سے کچھ زائد عرصہ تک سلائے رکھا۔

رکوع ۳...... آیات ۱۸ تا ۲۲

نیک لوگوں کے لیے دنیا میں انعام ...... ذکرِ خیر

تیسرے رکوع میں اصحابِ کہف کے واقعہ کی مزید تفصیل ہے۔ اُن کے غار میں جانے کے بعد کافی عرصہ تک اُنہیں تلاش کیا جاتا رہا۔ آخر کار لوگوں کو یقین ہو گیا کہ وہ حق پر تھے اور اللہ نے اُنہیں اپنی خصوصی حفاظت میں لے لیا ہے۔ اُن کا ذکرِ خیر تاریخ میں محفوظ کر لیا گیا۔ جب وہ تقریباً تین سو سال بعد بیدار ہوئے اور شہر میں آئے تو اُس وقت کے لوگوں نے اُن کا والہانہ استقبال کیا۔ جس غار میں وہ مقیم رہے تھے، وہیں اُن کی یادگار کے طور پر ایک مسجد بنا دی گئی۔

رکوع ۴ ...... آیات ۲۳ تا ۳۱

حق بیان کرو، کوئی خوش ہو یا ناراض

چوتھے رکوع میں یہ حقیقت بیان کی گئی کہ مشکلات میں انسان کا سہارا اور سکون کا ذریعہ قرآنِ کریم ہے۔ نبی اکرم ﷺ کو تلقین کی گئی کہ آپ ﷺ قرآنِ کریم پڑھتے رہیں۔ مشرکین کا کوئی دباؤ قبول نہ کیجیے۔ اُن کے مطالبہ پر فقراء صحابہؓ کو اپنی قربت سے محروم نہ کیجیے۔ یہ اللہ کی رضا کے طلب گار ہیں اور صبح و شام اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ اگر آپ ﷺ نے اُن کے بجائے سردارانِ قریش کو اہمیت دی تو لوگ سمجھیں گے کہ آپ کو بھی دنیا کی چمک دمک زیادہ پسند ہے۔ یہ بھی اللہ کی طرف سے دنیا پرستی کی مذمت کا اسلوب ہے۔ آپ ﷺ حق بیان کرتے رہیں۔ جو حق کو قبول کرے گا، اللہ اُسے نوازے گا۔ جو حق کو قبول نہیں کرے گا، اللہ اُسے ذلیل کر دے گا۔

رکوع ۵ ...... آیات ۳۲ تا ۴۴

اسباب پرستی کی مذمت

پانچویں رکوع میں اسباب پرستی کی نفی کے لیے ایک واقعہ بیان کیا گیا۔ ایک شخص کو اللہ نے انگور اور کھجور کے دو باغات عطا کیے تھے۔ باغات کے درمیان ایک نہر جاری تھی۔ دونوں باغات بڑے سرسبز تھے اور خوب پھل لاتے تھے۔ وہ شخص ہر وقت اِن باغات میں ہی مصروف رہتا تھا اور اللہ کی یاد سے غافل تھا۔ ایک دن اُسے اُس کے ایک ساتھی نے متوجہ کیا کہ کچھ اللہ کو بھی یاد کر لیا

کرو۔عنقریب یہ باغات فنا ہوجائیں گے اور قیامت آجائے گی۔کچھ قیامت کی تیاری کی بھی کوشش کرو۔اُس نے بڑے تکبر سے کہا کہ میرے باغات پر کبھی بھی زوال نہیں آسکتا۔میں نے اِن باغات کی حفاظت کے لئے کھجور کی باڑھ لگا دی ہے۔تیز آندھیاں میرے باغات کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں ۔میں ایک نہر کھود کر باغات تک لے آیا ہوں۔پانی کی کمی میرے باغات کو نہیں اجاڑ سکتی۔گویا اُس نے اسباب پر بھروسہ کیا اور اللہ کی پکڑ سے خود کو محفوظ سمجھا۔اُس کے ساتھی نے کہا کہ یہ باغ تمہاری منصوبہ بندی کی وجہ سے نہیں بلکہ اللہ کے حکم سے قائم ہے۔اللہ کا شکر ادا کرو ورنہ اللہ یہ نعمت چھین لے گا۔ناشکری اور اسباب پرستی کی سزا ملی اور اُس شخص کے باغات ایک آفت سے تباہ ہوگئے۔اب وہ حسرت سے کہنے لگا کہ اے کاش! میں نے اللہ کے ساتھ شرک نہ کیا ہوتا۔میں نے اسباب پر وہ بھروسہ اور توکل کیا جو مجھے اللہ تعالیٰ پر کرنا چاہیے تھا۔

رکوع ۶ ...... آیات ۴۵ تا ۴۹

دنیا کی زندگی کی حقیقت

چھٹے رکوع میں دنیا کی زندگی کے لیے کھیتی کی مثال بیان کی گئی۔آسمان سے پانی برستا ہے۔پانی کے ساتھ سبزہ مل کر کھیتی کی صورت اختیار کرتا ہے۔رفتہ رفتہ کھیتی عروج پر آتی ہے۔پھر زرد پڑتی ہے، خشک ہو جاتی ہے اور چورا چورا ہو کر زمین میں مل جاتی ہے ۔اِسی طرح سے انسان کی زندگی کا بھی ایک دورانیہ (Cycle) ہے۔روح اور جسم ملتے ہیں، انسان پیدا ہو کر دنیا میں آتا ہے۔جوانی کے عروج کو پہنچتا ہے۔پھر بوڑھا ہوتا ہے اور وفات پا کر سپردِ خاک ہو جاتا ہے۔مال اور بیٹے تو دنیا کی زندگی کی زینت ہیں اور یہیں رہ جاتے ہیں۔باقی رہنے والی اور ساتھ جانے والی نیکیاں ہیں۔اللہ ہمیں نیکیوں کی توفیق عطا فرمائے۔آمین! قیامت کے دن جب دنیا دار انسان اپنا نامۂ اعمال دیکھے گا تو خوف سے لرزے گا۔کہے گا یہ کیسا نامۂ اعمال ہے، کوئی چھوٹی یا بڑی بات ایسی نہیں ہے جو اِس میں درج نہ ہو۔اللہ ہمیں اُس روز کی رسوائی سے محفوظ فرمائے۔آمین!

رکوع ۷ ...... آیات ۵۰ تا ۵۳

شیطانوں کی پیروی کا بہت برا انجام ہوگا

ساتویں رکوع میں قصۂ آدم و ابلیس کا بیان ہے۔ابلیس جنات میں سے تھا۔اللہ نے اُسے حکم دیا

کہ حضرت آدمؑ کو سجدہ کرو۔ اُس نے اللہ کے حکم کو توڑ دیا اور بغاوت کی روش کا آغاز کیا۔ اب اُس کی صلبی اور معنوی اولاد ہے جو یہ باغیانہ روش اختیار کیے ہوئے ہے۔ افسوس یہ ہے کہ انسانوں کی اکثریت اللہ کے بجائے اولادِ ابلیس کی اطاعت کرتی ہے۔ اِن شیطانوں کا کائنات کے بنانے میں یا کائنات کے چلانے میں کوئی حصہ نہیں لیکن دنیا میں اکثر لوگ اُن کی پیروی کررہے ہیں۔ روزِ قیامت یہ ظالم اپنے اِس طرزِ عمل کی شدید سزا پا کر رہیں گے۔

رکوع ۸ ...... آیات ۵۴ تا ۵۹

سب سے بڑا ظلم نصیحت سے اعراض

آٹھویں رکوع میں اللہ کی اِس رحمت کا ذکر ہے کہ اُس نے انسانوں کی ہدایت کے لیے کئی رسول بھیجے۔ رسولوں نے انسانوں کو نصیحت کی کہ عارضی دنیا کے بجائے دائمی آخرت میں کامیابی کے لیے کوشش کرو۔ لیکن اُس سے بڑا ظالم کون ہوگا کہ جسے نصیحت کی جائے اور وہ اُس نصیحت سے اعراض کرے۔ عنقریب یہ ظالم برے انجام سے دوچار ہوں گے۔

رکوع ۹ ...... آیات ۶۰ تا ۷۰

اشیاء کی حقیقت کا علم

نویں رکوع میں حضرت موسیٰؑ کی حضرت خضرؑ سے ملاقات کا ذکر ہے۔ حضرت خضرؑ کو اللہ نے علمِ تکوینی یعنی اشیاء کی حقیقت کا علم عطا کیا تھا۔ اللہ اِس علم میں سے کچھ حصہ حضرت موسیٰؑ کو سکھانا چاہتے تھے۔ اللہ کے حکم پر حضرت موسیٰؑ، حضرت خضرؑ سے ملاقات کے لیے تشریف لے گئے۔ حضرت خضرؑ نے فرمایا کہ آپ میرے ساتھ چلئے۔ البتہ جب آپ کوئی معاملہ دیکھیں تو اُس کے بارے میں کوئی سوال نہ پوچھیے گا جب تک میں خود آپ کو اُس کی حقیقت نہ بتا دوں۔

سولھواں پارہ

اَعُوْذُ بِاللّٰه مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴿﴾ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿﴾

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّکَ اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ﴿﴾

سولھویں پارے میں سورۂ کہف کے آخری ۳ رکوع، سورۂ مریم مکمل اور سورۂ طٰہٰ مکمل شامل

ہیں۔سورۂ مریم ۶ رکوعوں اور سورۂ طٰہٰ ۸ رکوعوں پر مشتمل ہے۔

رکوع ۱۰ ...... آیات ۷۱ تا ۸۲

اشیاء کا ظاہر کچھ ہے، حقیقت کچھ اور

دسویں رکوع میں تین ایسے واقعات بیان کیے گئے جن کا ظاہر، شر محسوس ہو رہا تھا لیکن اُن کی حقیقت خیر تھی۔ حضرت موسیٰؑ، حضرت خضرؑ کے ساتھ ایک کشتی میں سفر کر رہے تھے۔ حضرت خضرؑ نے کشتی کا ایک تختہ نکال کر پھینک دیا۔ بظاہر یہ کام ظلم تھا لیکن حضرت خضرؑ نے وضاحت کی کہ ایک بادشاہ صحیح سالم کشتیوں کو غصب کرتا آ رہا تھا۔ اگر یہ کشتی سالم ہوتی تو بادشاہ چھین لیتا۔ گویا ایک تختہ ضائع ہو گیا لیکن پوری کشتی بچ گئی۔ اِس کے بعد ایک بچے کو حضرت خضرؑ نے قتل کر دیا۔ بظاہر یہ قتلِ ناحق تھا لیکن حضرت خضرؑ نے بتایا کہ اِس بچے نے بڑے ہو کر اپنے والدین کے لئے وبالِ جان بننا تھا۔ وہ اپنا بھی نامۂ اعمال سیاہ کرتا اور والدین کو بھی پریشان کرتا۔ اللہ تعالیٰ والدین کو اِس سے بہتر بچہ عطا فرمائے گا۔ اِس کے بعد حضرت خضرؑ اور حضرت موسیٰؑ ایک بستی میں پہنچے۔ بستی والوں نے اِن مسافروں کو کھانا کھلانے سے انکار کر دیا۔ حضرت خضرؑ نے بستی میں ایک ایسی دیوار تعمیر کر دی جو بالکل گرنے والی تھی۔ حضرت موسیٰؑ نے اعتراض کیا کہ آپ نے بغیر معاوضہ کے بخیل بستی والوں کا یہ کام کر دیا۔ حضرت خضرؑ نے وضاحت کی کہ اِس دیوار کے نیچے دو یتیم بچوں کی وراثت ایک خزانہ کی صورت میں دفن ہے۔ اگر دیوار گر جاتی تو وہ خزانہ بخیل بستی والوں کے ہاتھ میں آ جاتا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے یہ دیوار تعمیر کرا دی تا کہ حق داروں کو اُن کا حق مل جائے۔ آخر میں حضرت خضرؑ نے فرمایا کہ میں نے سب کچھ اللہ کے حکم سے کیا اور یہ سب اللہ کی رحمت کے مظاہر ہیں۔ دیکھو اشیاء کا ظاہر کچھ ہوتا لیکن اُن کی حقیقت کچھ اور۔

اے اہلِ نظر ذوقِ نظر خوب ہے لیکن
جو شے کی حقیقت کو نہ دیکھے وہ نظر کیا

رکوع ۱۱ ...... آیات ۸۳ تا ۱۰۱

خوشگوار حالات میں شکر کا امتحان

گیارہویں رکوع میں ذوالقرنین کے واقعہ کا ذکر ہے۔ ذوالقرنین انتہائی نیک بادشاہ تھے۔ اللہ

نے اُنہیں ہر طرح کی نعمتوں سے نواز کر اُن کا امتحان لیا۔ ذوالقرنین عیش میں یادِ خدا سے غافل نہ ہوئے اور اللہ کے شکر کی روش اختیار کی۔ اُنہوں نے تین مہمات سر کیں۔ ہر مہم میں جب کسی علاقے پر قبضہ کیا تو لوگوں سے یہی کہا کہ اگر تم نیک رہو گے تو ہم تمہارے ساتھ نرمی کریں گے۔ اگر تم اللہ کی نافرمانی کرو گے تو ہم بھی سختی کریں گے اور اللہ بھی تمہیں سخت عذاب دے گا۔

رکوع ۱۲...... آیات ۱۰۲ تا ۱۱۰

سب سے زیادہ خسارے میں کون ہے؟

آخری رکوع میں آگاہ کیا گیا کہ سب سے زیادہ خسارے میں وہ لوگ ہیں جن کی ساری محنتیں صرف دنیا کے لئے لگ رہی ہیں۔ بدنصیب گمان کر رہے ہیں کہ وہ کامیابیاں حاصل کر رہے ہیں۔ کاروبار پھیل رہا ہے، دولت میں اضافہ ہو رہا ہے اور اثاثہ جات بڑھ رہے ہیں۔ ایسے لوگ اُن تمام آیات کا کفر کر رہے ہیں جن میں دنیا پرستی کی مذمت ہے۔ ضمیر کو مطمئن کرنے کے لیے اگر جزوی نیکیاں کرتے بھی ہیں تو اُن کی کوئی حقیقت نہیں۔ روزِ قیامت یہ نیکیاں بے وزن ثابت ہوں گی۔ البتہ جن لوگوں نے آخرت کو ترجیح دی، وہ جنت میں ہوں گے۔ جنت کی نعمتیں ایسی ہیں کہ کبھی بھی اُن سے جی نہیں بھرے گا۔ آخری آیت میں حکم دیا گیا کہ جو اللہ کے سامنے حاضری کی تیاری کرنا چاہتا ہے اُسے چاہیے کہ اچھے اعمال کرے۔ اللہ ہی کی بندگی کرے یعنی اُسی کی اطاعت کرے اور سب سے زیادہ محبت اُسی سے کرے۔

سورۂ مریم

انبیاء کرامؑ کا روح پرور ذکر

رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۱۵

انسان اللہ سے مانگ کر کبھی محروم نہیں رہتا

پہلے رکوع میں حضرت زکریاؑ کی دعا کا ذکر ہے۔ اُنہوں نے عرض کی کہ اے میرے رب! میں آپ سے مانگ کر کبھی محروم نہیں رہا۔ میں بوڑھا ہو چکا ہوں اور میری کوئی اولاد نہیں ہے۔ میرے رشتہ داروں میں سے کوئی ایسا نظر نہیں آتا جو میرے بعد خدمتِ دین کے مشن کو جاری رکھے۔

میری بیوی بانجھ ہے۔ مجھے اپنے پاس سے ایسا بیٹا عطا فرما جو دین کی خدمت کرتا رہے۔ اللہ نے یہ پاکیزہ دعا قبول کی اور معجزانہ طور پر اُنہیں حضرت یحییٰؑ جیسا بیٹا عطا کیا۔ ایسا بیٹا جو بے حد پارسا، والدین سے حسنِ سلوک کرنے والا، انتہائی نرم مزاج اور سرگرمی سے دین کی خدمت کرنے والا تھا۔

رکوع ۲ ...... آیات ۱۶ تا ۴۰

حضرت عیسیٰؑ کی معجزانہ ولادت

دوسرے رکوع میں حضرت عیسیٰؑ کی معجزانہ ولادت کا ذکر ہے۔ حضرت مریم کے پاس ایک فرشتہ آیا اور اُنہیں بشارت دی کہ اللہ آپ کو بیٹا عطا کرے گا۔ اُنہوں نے پوچھا کہ میرے ہاں بیٹا کیسے پیدا ہوگا جبکہ مجھے تو کسی مرد نے چھوا تک نہیں؟ جواب دیا گیا کہ اللہ سب کچھ کرسکتا ہے۔ اسباب اُس کے پابند ہیں وہ اسباب کا پابند نہیں۔ جب حضرت مریم کے ہاں حضرت عیسیٰؑ کی ولادت ہوئی تو وہ انتہائی پریشان تھیں کہ لوگوں کو کیسے مطمئن کریں گی۔ ایک بار پھر فرشتے نے آ کر کہا کہ جب لوگ پوچھیں تو خاموش رہیے گا اور بچے کی طرف اشارہ کر دیجیے گا۔ جب وہ بچے کو لے کر اپنی قوم کے پاس آئیں تو قوم اُن کی گود میں بچہ دیکھ کر بڑی حیران ہوئی۔ ایسے میں حضرت عیسیٰؑ اپنی ماں کی گود سے پکار اُٹھے اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ ط قف اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا ...... بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں، اُس نے مجھے کتاب دی ہے اور نبی بنایا ہے۔ یہ ہیں حضرت عیسیٰؑ اور یہ ہے اُن کا مقامِ عظیم۔ وہ ہرگز معبود نہیں ہیں بلکہ اللہ کے بندے ہیں۔ لوگوں نے بلا دلیل اختلاف کیا اور اُنہیں معبود بنا دیا۔ اِس اختلاف کا نتیجہ قیامت کے دن ظاہر ہو جائے گا۔ اللہ اُس روز ہمیں اہلِ حق میں شامل فرمائے۔ آمین!

رکوع ۳ ...... آیات ۴۱ تا ۵۰

حضرت ابراہیمؑ کی والد کو دردمندانہ اور حکیمانہ تبلیغ

تیسرے رکوع میں حضرت ابراہیمؑ کا اپنے والد کو بڑے حکیمانہ اسلوب میں دعوت دینے کا ذکر ہے۔ اُن کا انداز نرم اور دل سوز تھا لیکن مؤقف سخت۔ اپنے والد سے کہا کہ اے ابا جان! کیوں عبادت کرتے ہیں اُن بتوں کی جو نہ سنتے ہیں، نہ دیکھتے ہیں، اور نہ نفع و نقصان پہنچانے کا

اختیار رکھتے ہیں۔ میری پیروی کیجیے، میں آپ کو اللہ کی توفیق سے سیدھی راہ کی طرف لے جاؤں گا۔ اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو شیطان کے ساتھی قرار پائیں گے اور اُس کے ساتھ برے انجام سے دوچار ہوں گے۔ والد نے غصے میں کہا کہ اے ابراہیم! میرے گھر سے نکل جاؤ ورنہ میں تمہیں سنگسار کر دوں گا۔ حضرت ابراہیمؑ سلام کہہ کر گھر سے نکل گئے۔ جب وہ مشرک والدین سے کٹے تو اللہ نے حضرت اسحاقؑ جیسا بیٹا اور حضرت یعقوب جیسا پوتا عطا فرمایا۔ پھر رہتی دنیا تک اُن کا بڑا اچھا تذکرہ لوگوں کی زبانوں پر جاری وساری کر دیا۔

رکوع ۴ ...... آیات ۵۱ تا ۶۵

انبیاء کرامؑ کا ذکرِ حسین

چوتھے رکوع میں چار انبیاءؑ کا ذکرِ مبارک ہے۔ اِن انبیاءؑ میں حضرت موسیٰؑ ،حضرت ہارونؑ، حضرت اسماعیلؑ اور حضرت ادریسؑ شامل ہیں۔ انبیاء کرامؑ کی عظمتوں کے بیان کے بعد ارشاد ہوا کہ یہ وہ نیک بندے تھے کہ جب اُن کے سامنے اللہ کی آیات کی تلاوت کی جاتی تو وہ روتے روتے سجدے میں گر جاتے تھے۔ البتہ اُن کی امتوں میں بعض ایسے ناخلف لوگ آئے کہ جنھوں نے نمازیں ضائع کر دیں اور خواہشات کی پیروی کی۔ اللہ ہمیں اِس جرم سے محفوظ فرمائے۔ آمین! البتہ سچی توبہ کرنے والوں کے لیے بشارت ہے کہ اللہ اُنہیں معاف فرما دے گا اور جنت کی نعمتوں سے سرفراز فرمائے گا۔

رکوع ۵ ...... آیات ۶۶ تا ۸۲

مشرکین کے اعتراضات کا جواب

پانچویں رکوع میں مشرکینِ مکہ کے چند اعتراضات کا ذکر ہے۔ وہ کہتے تھے کہ کیسے ممکن ہے کہ مرنے کے بعد انسان کو دوبارہ زندہ کیا جائے؟ جواب دیا گیا انسان پہلے تھا ہی نہیں۔ اللہ نے اُسے وجود بخشا۔ وہی اللہ اُسے دوبارہ بنائے گا۔ نہ صرف بنائے گا بلکہ اُس سے اُس کے عمل کے بارے میں باز پرس کرے گا۔ پھر مجرموں کو جہنم میں جھونک دے گا۔ وہ پوچھتے تھے کہ بتاؤ کس کی محفل کو بڑے بڑے سرداروں کی موجودگی زیادہ بارونق بنا دیتی ہے اور کس کی محفل میں صرف غرباء وفقراء ہی دکھائی دیتے ہیں۔ جواباً ارشاد ہوا کہ ماضی میں کئی قوموں کو ہلاک کیا گیا جن کے

سرداروں کی محفلیں بڑی شاندار تھیں۔ کیا وہ سردار اُن کو عذاب سے بچا سکے۔ اہمیت سرداری اور مال کی نہیں، اچھے کردار کی ہے۔ اِس کے بعد اُن کا دعویٰ نقل ہوا کہ جس طرح ہمیں اِس دنیا میں بہت کچھ عطا کیا گیا ہے اِسی طرح اگر آخرت آئی تو وہاں بھی عطا کر دیا جائے گا۔ جواب کے طور پر مطالبہ کیا گیا کہ اپنے دعویٰ کا ثبوت پیش کرو۔ اللہ کا ضابطہ تو یہ ہے کہ جو نیکی کرے گا انعام پائے گا اور جو اللہ کی نافرمانی کرے گا برباد ہوگا۔

رکوع ۶ ...... آیات ۸۳ تا ۹۸

کسی کو اللہ کی اولاد قرار دینا بدترین شرک ہے

آخری رکوع میں اِس شرک کی شدید مذمت کی گئی جس میں کسی کو اللہ کی اولاد قرار دیا جاتا ہے۔ اِس شرک کی وجہ سے ممکن ہے کہ غضب ناک ہو کر آسمان پھٹ پڑے، زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور پہاڑ بکھر کر ریزہ ریزہ ہو جائیں۔ یہ تو اللہ کی رحمت ہے کہ اُس نے ہر شے کو تھاما ہوا ہے۔ بلاشبہ اللہ کی کوئی اولاد نہیں۔ ہر شے اللہ کی مخلوق ہے۔ روز قیامت ہر انسان یا فرشتہ اللہ کے سامنے اُس کے بندہ کے طور پر پیش ہوگا۔ پھر ہر انسان کو فرداً فرداً اللہ کی بارگاہ میں اپنے اعمال کی جوابدہی کے لیے حاضر ہونا ہوگا۔ آخر میں خبر دی گئی کہ اللہ نے اِس قرآن کو نبی اکرم ﷺ کی زبانِ مبارک کے ذریعہ سمجھنے کے لیے آسان کر دیا ہے۔ آپ ﷺ کو چاہیے کہ اِسی قرآن کے ذریعہ صالحین کو اچھے اجر کی بشارت دیں اور حق کے دشمنوں کو برے انجام کی وعید سنائیں۔ ایسے بدنصیبوں کو موقع نہیں ملتا کہ وہ دنیا میں دوبارہ آ کر گناہوں کی تلافی کر سکیں اور اپنی آخرت سنوارنے کے لیے کچھ نیکیاں کر سکیں۔

سورۂ طٰہٰ

حضرت موسیٰ ؑ کی داستانِ حیات

رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۲۴

حضرت موسیٰ ؑ پر ظہورِ نبوت

پہلے رکوع میں حضرت موسیٰ ؑ کو نبوت سے سرفراز کرنے کا ذکر ہے۔ آپ ؑ اپنے اہلِ خانہ کے

ساتھ مدین سے واپس مصر جا رہے تھے۔ دورانِ سفر اُنہیں ایک جگہ آگ نظر آئی۔ جب وہ آگ کے پاس پہنچے تو اللہ کی طرف سے آواز آئی کہ اے موسیٰؑ ! میں تمہارا رب ہوں لہٰذا صرف میری ہی بندگی کرو۔ نماز قائم کرو میری یاد کے لیے۔ آخرت آنے والی ہے، اُس کی تیاری سے غافل نہ ہو۔ پھر اللہ نے انہیں کچھ نشانیاں دیں۔ فرمایا کہ اپنا عصا پھینکو، عصا پھینکا تو وہ اژدھا بن گیا۔ پھر کہا کہ اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالو۔ گریبان سے ہاتھ باہر نکالا تو چمک رہا تھا۔ فرمایا یہ دو نشانیاں ہیں۔ اِن کے ساتھ فرعون کے پاس جاؤ، وہ سرکشی پر اتر آیا ہے۔ اُسے سیدھے راستے کی طرف آنے کی دعوت دو۔

رکوع ۲ ...... آیات ۲۵ تا ۵۴

حضرت موسیٰؑ کی ایمان افروز دعائیں اور اُن کی قبولیت

دوسرے رکوع میں حضرت موسیٰؑ کی ایمان افروز دعاؤں کا ذکر ہے۔ اُنہوں نے التجا کی کہ اے اللہ! میرا سینہ کھول دے، میری زبان میں روانی پیدا کر دے، تا کہ لوگ میری دعوت کو سمجھ سکیں۔ میرے بھائی ہارون کو بھی میرے ساتھ اِس کام میں شریک فرما دے۔ اللہ نے یہ دعائیں قبول کیں اور فرمایا کہ اے موسیٰؑ ! ہم نے آپ پر پہلے بھی بہت سے احسانات کئے ہیں۔ آپ کو پیدائش کے فوراً بعد فرعون کے ظلم سے بچایا۔ پھر آپ سے ایک قتلِ ناحق ہو گیا تھا، تب بھی آپ کو فرعون کے انتقام سے محفوظ رکھا۔ اب آپ اور آپ کے بھائی ہارونؑ جائیں فرعون کے پاس اور اُس کو بڑے نرم انداز سے توحید کی دعوت دیں۔

رکوع ۳...... آیات ۵۵ تا ۷۶

فرعون کی سرکشی اور جادوگروں کی حق پرستی

تیسرے رکوع میں فرعون کی ہٹ دھرمی اور ظالمانہ روش کا بیان ہے۔ اُس نے حضرت موسیٰؑ کے پیش کردہ معجزات کو جادو قرار دیا۔ معجزات کے مقابلہ کے لیے ماہر جادوگروں کو جمع کیا۔ جادوگر مقابلہ میں ہار گئے اور اُنہیں یقین ہو گیا کہ حضرت موسیٰؑ کے پیش کردہ معجزات جادو نہیں ہیں۔ وہ بے اختیار سجدے میں گر گئے اور حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ کی رسالت

اور اللہ کی وحدانیت پر ایمان لے آئے۔فرعون نے اُنہیں ہاتھ پاؤں کاٹنے اور صلیبوں پر لٹکانے کی دھمکی دی۔جواب میں جادوگروں نے کہا کہ ہم پر حق واضح ہو چکا ہے۔تم نے جو کرنا ہے کرلو۔تم ہماری دنیا کی زندگی ختم کرسکتے ہو لیکن آخرت میں جزا و سزا کا اختیار نہیں رکھتے۔ فیصلے آخرت میں ہوں گے۔جس نے اللہ کی نافرمانی کی وہ جہنم میں اِس حال میں ہوگا کہ عذاب اور تکلیف کی وجہ سے نہ زندوں میں شمار ہوگا اور نہ ہی مر سکے گا کہ تکلیف سے نجات پا جائے۔جو اللہ کا کہنا مانے گا اُس کے لیے جنت کی دائمی نعمتیں ہوں گی۔

رکوع ۴...... آیات ۷۷ تا ۸۹

عجلت پسندی نقصان پہنچاتی ہے

چوتھے رکوع میں فرعون اور اُس کے لشکروں کی تباہی اور پھر بنی اسرائیل پر اللہ کے احسانات کا ذکر ہے۔اُن سے کہا گیا کہ احسان مندی کا تقاضا ہے کہ اللہ کی نافرمانی اور ناشکری نہ کرو۔ایسا کیا تو اللہ کے غضب کا شکار ہو جاؤ گے۔ہاں کبھی غلطی ہو جائے تو اللہ سچی توبہ کرنے والوں کو معاف فرما دیتا ہے۔پھر اِس رکوع میں حضرت موسیٰ ؑ کو کوہِ طور پر بلانے اور اُنہیں تورات عطا کرنے کا ذکر ہے۔اُنہوں نے نیکی میں جلدی کی اور مقررہ وقت سے پہلے کوہِ طور پر چلے گئے۔اِس عجلت کا نقصان یہ ہوا کہ بنی اسرائیل میں آپ کی غیر حاضری طویل ہوگئی اور سامری کو گمراہی پھیلانے کا موقع مل گیا۔اُس نے بچھڑے کی ایک مورت بنائی اور اعلان کیا کہ حضرت موسیٰ ؑ کا معبود یہ بچھڑا ہے۔بچھڑے کی مورت نہ کسی بات کا جواب دے سکتی تھی اور نہ کسی کو نفع یا نقصان پہنچا سکتی تھی لیکن پھر بھی بنی اسرئیل کی بڑی تعداد نے اُسے معبود مان کر اُس کی پوجا شروع کردی۔

رکوع ۵ ...... آیات ۹۰ تا ۱۰۴

قوم کی گمراہی اور حضرت ہارونؑ کا طرزِ عمل

پانچویں رکوع میں قوم کی گمراہی کے حوالے سے حضرت ہارونؑ کے طرزِ عمل کی وضاحت ہے۔ اُنہوں نے مشرکین کو بچھڑے کی پرستش سے روکا۔مشرکین انتہائی ضد پر اتر آئے اور کہا کہ ہم حضرت موسیٰ ؑ کی آمد تک یہ عمل نہ چھوڑیں گے۔اگر حضرت ہارون ؑ سختی کرتے تو مشرکین

اورقوم کے دیگرافراد میں خانہ جنگی شروع ہوجاتی۔اُنہوں نے قوم کوتفرقہ سے بچانے اوراُس کی وحدت کوقائم رکھنے کے لیے شدت سے کام نہ لیااورحضرت موسیٰ ؑ کی آمد کا انتظار کیا۔ حضرت موسیٰ ؑ نے سامری سے باز پرس کی اور فرمایا جاؤاب تم زندگی بھرا چھوت کی طرح رہو گے۔کوئی تمہارے قریب آئے گا توتمہیں تکلیف ہوگی۔بچھڑے کی مورت کوہم جلا دیں گے اوراِس کی راکھ کودریامیں بہادیں گے۔

رکوع ۶...... آیات ۱۰۵ تا ۱۱۵

روزِ قیامت شفاعت کی حقیقت

چھٹے رکوع میں خبردار کیا گیا کہ روزِ قیامت کوئی شفاعت فائدہ نہ دے گی۔ ہاں اللہ جسے اجازت دے گا وہ ایسے بندہ کے حق میں شفاعت کرے گا جس کے لیے اللہ شفاعت قبول کرنا پسند فرمائے گا۔تمام چہرے اللہ کے سامنے جھکے ہوئے ہوں گے۔ظلم کرنے والا برباد ہوگا اور خلوص کے ساتھ نیک اعمال کرنے والا کامیاب ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ کوتلقین کی گئی کہ آپ قرآنِ حکیم یاد کرنے کے لیے جلدی نہ کریں۔سکون سے وحی کے نزول کو وصول کریں۔اللہ آپ ﷺ کوخود ہی یہ قرآن یاد کرادے گا۔البتہ اللہ سے دعا کرتے رہیں کہ **رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا**...... ''اے میرے رب مجھے بڑھادے علم کے اعتبار سے''۔

رکوع ۷...... آیات ۱۱۶ تا ۱۲۸

قرآن سے بے رغبتی کی سزا

ساتویں رکوع میں قصہ آدم وابلیس بیان ہوا۔اللہ کے حکم پرتمام فرشتوں نے حضرت آدمؑ کوسجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔پھر حضرت آدمؑ نے اُس کی ترغیب پر بھولے سے جنت کے ممنوع درخت کا پھل کھالیا اور جنت سے محروم ہوگئے۔اُنہوں نے اللہ کی بارگاہ میں توبہ کی اوراللہ نے اُن کی توبہ قبول فرمالی اوردنیا میں خلافت کے لیے بھیج دیا۔اُنہیں آگاہ کیا کہ میں تمہاری ہدایت کے لیے وحی کا سلسلہ جاری رکھوں گا۔جس نے میری وحی کی پیروی کی وہ کبھی بھی نامراد نہ ہو گا۔جس نے وحی سے غفلت برتی تو وہ دنیامیں چین اورسکون سے محروم ہوجائے گا۔روزِ قیامت

اُسے اندھا کر کے اٹھایا جائے گا۔ وہ فریاد کرے گا کہ مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا گیا ہے، دنیا میں تو میں دیکھنے والا تھا۔ جواب دیا جائے گا جس طرح تم دنیا میں وحی کے حوالے سے جان بوجھ کر اندھے بنے ہوئے تھے، آج تمہیں، تمہاری اِسی روش کی وجہ سے اندھا کر کے اٹھایا گیا ہے۔ اللہ ہمیں قرآنِ کریم کی تلاوت اِس کے فہم، اِس کے احکامات پر عمل، اِس کے اجتماعی احکامات کے نفاذ کے لیے جدوجہد اور اِس کی تعلیمات کو دوسروں تک پہچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

رکوع ۸...... آیات ۱۲۹ تا ۱۳۵

نبی اکرم ﷺ سے خصوصی خطاب

آخری رکوع میں نبی اکرم ﷺ کو صبر اور اللہ کے ذکر کی تلقین کی گئی۔ آپ ﷺ کو حکم دیا گیا کہ سورج کے طلوع اور غروب ہونے سے پہلے، رات کی گھڑیوں میں اور دن کے اطراف میں اللہ کا ذکر کر کے قلبی سکون حاصل کریں۔ آپ ﷺ کافروں کی شان وشوکت اور مال واسباب سے متأثر نہ ہوں۔ اللہ کی مدد کے حصول کے لیے خود بھی نماز پڑھیے اور گھر والوں کو بھی اِس کی تلقین کیجیے۔ اللہ یہ نہیں چاہتا کہ لوگ اللہ کی یاد سے غافل ہو کر رزق حاصل کرنے کے لیے ہی محنت کرتے رہیں۔ لوگوں کا رازق اللہ ہے۔ دنیا میں وہ ہر ایک کو رزق دے رہا ہے۔ البتہ آخرت کی نعمتیں صرف متقیوں کے لیے ہیں۔ مشرکین طنزیہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ پر اُن کی فرمائش کے مطابق معجزہ نازل کیوں نہ ہوا؟ جواب دیا گیا کہ کیا یہ قرآن معجزہ نہیں ہے جس کی مثل کلام پیش کرنے سے وہ عاجز ہیں۔ اگر اللہ اُنہیں قرآن کے نزول سے پہلے ہی نافرمانیوں کی سزا دے دیتا تو وہ شکوہ کرتے کہ اے اللہ! تو نے کیوں نہ ہماری طرف رسول بھیجا تا کہ اُس کے ذریعہ ہم ہدایت پر آجاتے۔ اب جبکہ رسول ﷺ آچکے ہیں تو وہ پھر بھی ایمان لانے کے لیے تیار نہیں۔ ٹھیک ہے وہ انتظار کر لیں، عنقریب قیامت آجائے گی اور فیصلہ کر دیا جائے گا کہ کون حق پر تھا اور کون باطل پر۔ اللہ ہمیں روزِ قیامت سرخرو فرمائے۔ آمین!